روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 29 جولائی 2005ء 21 جمادی الثانی 1426 ہجری 29 وفا 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 170

سروں پر پرندے

حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مجالس میں صحابہ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے۔

کان علی رؤ سھم الطیر

گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ (جو ذرا سی حرکت سے اڑ جائیں گے)

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل النفقۃ فی سبیل اللّٰہ حدیث نمبر 2630)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہریک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ، کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آ جاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہریک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہریک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء
کے موقع پر حضور انور کے خطابات

مورخہ 29,30,31 جولائی 2005ء کو منعقد ہونے والے 39 ویں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ سمیت جو خطابات ارشاد فرمائیں گے ان کی پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ تیسرے دن عالمی بیعت بھی نشر ہوگی۔ جلسہ کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ Live ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔

مورخہ 28 جولائی 2005ء

4:20 بجے سہ پہر: معائنہ انتظامات جلسہ اور ڈیوٹی والوں سے حضور انور کا خطاب

مورخہ 29 جولائی 2005ء

5:00 بجے سہ پہر: خطبہ جمعہ
8:25 بجے رات: پرچم کشائی
8:30 بجے رات: افتتاحی خطاب

مورخہ 30 جولائی 2005ء

4:00 بجے سہ پہر: خواتین سے خطاب
7:30 بجے شام: دوسرے دن کا خطاب

مورخہ 31 جولائی 2005ء

5:00 بجے سہ پہر: عالمی بیعت
8:00 بجے رات: اختتامی خطاب

سرجیکل رجسٹرار کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں سرجیکل رجسٹرار کی دو آسامیاں خالی ہیں جو ڈاکٹر صاحبان ایم بی بی ایس ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفیکیٹس ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر محلّہ صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

مشعل راہ

نوجوانوں کی نظر وسیع ہونی چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ اپنے کام میں اس امر کو بھی مدنظر رکھیں اور نوجوانوں کے ذہنوں کو تیز کریں۔

ہم نے بچپن میں جو سب سے پہلی انجمن بنائی تھی اس کا نام تشحیذ الاذہان تھا یعنی ذہنوں کو تیز کرنے کی انجمن۔ اس کے نام کا تصور کر کے بھی میرا ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے کہ انبیاء کے ذہن کیسے تیز ہوتے ہیں اور کس طرح وہ معمولی باتوں میں بڑے بڑے اہم نقائص کی اصلاح کی طرف توجہ دلا دیتے ہیں کہ آج ایک وسیع تجربہ کے بعد جو بات مجھ پر ظاہر ہوئی ہے اس کی طرف حضرت مسیح موعود نے نہایت سادگی کے ساتھ صرف دو لفظوں میں توجہ دلا دی تھی۔ کیونکہ جب ہم نے ایک انجمن بنانے کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کا کوئی نام تجویز فرمائیں تو آپ نے اس انجمن کا نام "تشحیذ الاذہان" تجویز فرمایا یعنی ذہنوں کو تیز کرنا۔ رسالہ تشحیذ الاذہان بعد میں اسی وجہ سے اس نام پر جاری ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے انجمن کا نام تشحیذ الاذہان رکھا تھا اور چونکہ اسی انجمن نے یہ رسالہ جاری کیا اس لئے اس کا نام بھی تشحیذ الاذہان رکھ دیا گیا۔

پس ہماری انجمن کا نام ہی حضرت مسیح موعود نے "تشحیذ الاذہان" رکھا یعنی وہ انجمن جس کے ممبران کا یہ فرض ہے کہ وہ ذہنوں کو تیز کریں اور درحقیقت بچپن میں ہی ذہن تیز ہو سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے بہت بڑی ذمہ داری استادوں پر عائد ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم اپنے بچوں کے بہت سے اوقات کتابوں میں ضائع کر دیتے ہیں اور وہ حقیقی فائدہ جس سے قوم ترقی کرتی ہے اس کو بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارا فرض ہے کہ ہماری کھیلیں اس رنگ کی ہوں جن سے ہمارے ذہن تیز ہوں۔ ہماری تعلیم اس رنگ کی ہو جس سے ہمارے ذہن تیز ہوں۔ ہماری انجمنوں کے کام اس رنگ کے ہوں جن سے ہمارے ذہن تیز ہوں اور یہ چیز علم سے بھی مقدم ہونی چاہئے کیونکہ تھوڑے علم سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ لیکن ذہن کے کند ہونے کی وجہ سے خواہ انسان کے پاس کتنا بڑا علم ہو، نجات سے محروم رہ جاتا ہے۔

ہم یورپین قوموں کو دیکھتے ہیں۔ ایک لمبے تجربہ کی وجہ سے ان میں ذہانت کا نہایت بلند معیار قائم ہے حالانکہ وہ شراب نوش قومیں ہیں۔ وہ سؤر کھاتی ہیں۔ مگر باوجود شراب نوش اور مردار خوار ہونے کے، ان کے ذہن نہایت تیز ہوتے ہیں کیونکہ ایک وسیع تجربہ نے ان کے دماغوں میں نہایت صفائی پیدا کر دی ہے۔

پچھلے دنوں جب جنگ کا خطرہ پیدا ہوا تو انگریز مدبرین نے ہر طرح کی کوشش کر کے اس جنگ کو روکا۔ مگر جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ لڑائی میں کودنا پسند نہیں کرتے تھے یا بزدلی اس کی محرک تھی۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنے سارے ملک کے انتظام پر نگاہ ڈالی اور انہوں نے محسوس کیا کہ ابھی ہمارے اندر کئی قسم کی خامیاں ہیں اور اگر ہم اس وقت لڑ پڑے تو ہماری شکست کا خطرہ ہے۔ پس وہ بزدلی یا بے غیرتی کی وجہ سے پیچھے نہیں ہٹے جیسا کہ غلطی سے سمجھا جاتا ہے بلکہ انہوں نے جب اپنے انتظام پر نگاہ دوڑائی تو انہیں اپنے انتظام میں بعض نقائص اور خلل نظر آئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس وقت لڑنا ٹھیک نہیں۔ بیشک ان کے پاس جنگ کا سامان بھی کم تھا مگر جیسا کہ بعض مدبرین نے کہا ہے اگر جنگ میں وہ کود پڑتے تو وقت پر تمام سامان مہیا کیا جا سکتا تھا۔ مگر انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم نے تمام سامان مہیا بھی کر لیا تب بھی ہمارا انتظام ابھی ایسا مکمل نہیں کہ ہم اس سامان سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

پس انہوں نے دانائی سے کام لے کر جنگ کے خطرہ کو دور کر دیا۔ لیکن اگر کوئی ایشیائی ہوتا تو وہ ایسے موقعہ پر سوائے اس کے اور کچھ نہ کہتا کہ غیرت، غیرت کود پڑو اور مر جاؤ حالانکہ قوم کا صرف مر جانا ہی کام نہیں ہوتا بلکہ فتح پانا بھی کام ہوتا ہے۔

تو ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہئے اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہئے۔ وہ جب بھی کوئی کام کریں انہیں چاہئے اس کے سارے پہلوؤں کو سوچ لیں اور کوئی بات بھی ایسی نہ رہے جس کی طرف انہوں نے توجہ نہ کی ہو۔ یہی نقص ہے جس کی وجہ سے میں نے دیکھا ہے کہ روحانیت میں بھی ہمارے آدمی بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں اور وہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں مگر ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہوتی۔ حالانکہ میں نے بارہا بتایا ہے کہ صرف نمازیں پڑھنے سے خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا قرب انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ حقیقی دین تو ایک مکمل عمارت کا نام ہے۔ مگر تمہاری حالت یہ ہے کہ تم مکمل عمارت کا فائدہ صرف ایک دیوار سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تم خود ہی بتاؤ اگر کسی قلعہ کی تین دیواریں توڑ دی جائیں اور صرف ایک دیوار باقی رہنے دی جائے تو کیا اس ایک دیوار کی وجہ سے اس قلعہ کے اندر رہنے والا محفوظ رہ سکتا ہے۔ یقیناً جب تک اس کی چاروں دیواریں مکمل نہیں ہوں گی اس وقت تک اس قلعہ کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

(مشعل راہ جلد چہارم ص 99)

شرح کلام غالب

محمد الیاس ناصر دہلوی کی شرح دیوان غالب پڑھ کر

بے درز ہے یہ شرحِ کلام غالبؔ
بیش ارز ہے یہ شرح کلام غالبؔ
شرحیں تو بہت ،کلام غالبؔ کی ہیں
نو طرز ہے یہ شرحِ کلام غالبؔ

پیرایہ کلام کا کلیمانہ ہے
انداز نگارش بھی سلیمانہ ہے
ناصر کی مسلمہ ہے، غالبؔ فہمی
تشریح کا معیار حکیمانہ ہے

ناصر بھی تو دہلی کے ہیں رہنے والے
غالبؔ کو ہیں غالبؔ ہی یہ کہنے والے
میزان خرد پہ تولتے ہیں اشعار
جذبات کی رو میں نہیں بہنے والے

غالبؔ شناسوں کی ہے گھما گھمی
روح جھلائے فن ہے سہی سہی
ناصر نے جو کی شرح کلام غالبؔ
آیا اک انقلاب غالبؔ فہمی

راغب مراد آبادی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انگلستان کے متعلق بعض اہم معلومات اور تاریخی حقائق

1984ء سے حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام کی وجہ سے انگلستان کو احمدیہ تاریخ میں نمایاں مقام حاصل ہوگیا ہے

انگلستان برطانیہ کا اہم اور سب سے بڑا ملک ہے اس کے مغرب میں ویلز اور شمال میں سکاٹ لینڈ واقع ہے۔ 1974ء میں لوکل گورنمنٹ کی ریفارمز کے مطابق انگلستان کو 39 چھوٹی اور 6 بڑی کاؤنٹیز اور لندن شہر میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ پھر کاؤنٹیز کو مزید 330 اضلاع میں اور ان اضلاع کو 10 ہزار علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انگلستان میں لنکا شائر اور یارک شائر کے صنعتی مرکزوں اور بحری درآمد اور برآمد کے علاوہ دارالحکومت لندن، مانچسٹر، لیورپول، لیڈز، شیفیلڈ، برمنگھم، برسٹل، بریڈفورڈ اور ہل (Hull) جیسے ممتاز شہروں کی مصنوعات شامل ہیں۔

انگلستان ایک محدود اختیارات کے تاجدار کے ماتحت ویلز، سکاٹ لینڈ اور شمالی آئر لینڈ سے متحد ہے۔ اور یہ متحدہ ملک ''دولت متحدہ برطانیہ عظمیٰ وشمالی آئرلینڈ'' کہلاتا ہے۔ یہ اتحاد 1707ء میں عمل میں آیا وضع قوانین اور حقیقی بالادستی کے اختیارات پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔ انتظامی اختیارات اگرچہ نام کے تاجدار کے پاس ہیں مگر حقیقی اختیارات ایک کابینہ کو حاصل ہیں جو پارلیمنٹ کو جواب دہ ہے۔ کلیسائے انگلستان حکومت کا تسلیم کردہ کلیسا ہے۔

اینگلوسیکسن

(Anglo Saxons)

برطانیہ میں رومی تسلط کے اختتام پر جرمانی زبان بولنے والے قبیلے آ کر آباد ہو گئے۔ اینگل پانچویں صدی کے آخر پر شلس وگ (جرمنی) سے آئے اور مشرقی اینگلیا، مرسیا اور نارتھمبریا کی سلطنتوں کے لئے بنیادیں استوار کیں۔ سیکسن بھی اسی زمانے میں برطانیہ میں آباد ہوئے۔ ان کی آبادیاں بڑھتے بڑھتے سسکس (Sussex) ویسکس (Wessex) اور ایسکس (Essex) کی سلطنتیں بن گئیں۔ انگلستان کے غیر برطانوی آبادکاروں کے لئے اصطلاح ''اینگلوسیکسن'' کا استعمال 16ویں صدی میں شروع ہوا۔ اب یہ اصطلاح زیادہ وسیع معنوں میں جزائر برطانیہ کی تمام قوموں یا ان کی نسلوں کے لئے جن میں اہل ڈنمارک اور نارمن بھی شامل ہیں استعمال ہوتی ہے۔

رقبہ وآبادی

انگلستان کا کل رقبہ ایک لاکھ 30 ہزار 423 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔

آبادی

1995ء کے اعداد وشمار کے مطابق انگلستان کی آبادی 4 کروڑ 89 لاکھ 3 ہزار ہے۔ اس طرح ایک مربع کلومیٹر کے علاقے میں 374 افراد پائے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ دنیا کے چند زیادہ آبادی والے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ 80 فیصد سے زیادہ آبادی شہری علاقوں میں مقیم ہے۔

جنگلات

ماضی میں انگلستان میں بہت زیادہ جنگلات پائے جاتے تھے۔ زراعت، صنعت اور رہائش کی وجہ سے جنگلات ختم کر دیئے گئے اور اب انگلستان میں جنگلات صرف 7 فیصد تک رہ گئے ہیں۔ اس طرح یورپ میں 25 فیصد جنگلات کی اوسط یہاں بہت کم رہ گئی ہے۔ انگلستان بہت سے شہری علاقوں پر مشتمل ملک ہے۔ یہاں کا موسم معتدل ہے۔

اونچی چوٹی

انگلستان کی سب سے اونچی چوٹی کمبرا میں واقع ہے جس کا نام سکیفل پائک (Scafell Pike) ہے۔ یہ سطح سمندر سے 3 ہزار 210 فٹ بلند ہے۔ اس پہاڑی چوٹی کا منظر برطانیہ کے بعض خوبصورت وحسین مناظر میں شمار ہوتا ہے۔

انگریزی زبان

انگلستان میں بولی جانے والی زبان انگریزی دنیا کی بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ زبان برطانیہ کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے بیشتر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ دنیا کی واحد زبان ہے جو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ثانوی زبان کی حیثیت سے بھی اس کا استعمال بہت کثرت سے ہو رہا ہے موجودہ انگریزی برطانیہ پر پانچویں صدی کے حملہ آوروں کی زبان ہی کے سلسلے کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔ جدید انگریزی کی نشوونما لندن کی ایک مقامی بولی سے ہوئی۔ اس زبان کی ترقی فرانسیسی دور اقتدار میں بھی نہ رکی۔ انگریزی کا ذخیرہ الفاظ قدیم ترین انگریزی زبان کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ پر بھی مشتمل ہے جو لاطینی مسیحیت اور سکینڈے نیوین آبادکاروں کی زبان اور نارمن عہد کی فرانسیسی اور کلاسیکی زبانوں سے ماخوذ ہیں۔

نظام تعلیم

انگلستان کا نظام تعلیم بہت جدید اور اعلیٰ پیمانے کا ہے انگلستان اور ویلز میں 5 سے 16 سال تک کے بچوں کے لئے تعلیم لازمی ہے۔ 90 فیصد سے زائد سکول عوامی فنڈز کی بناء پر چل رہے ہیں۔ 1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق 18 ہزار 840 پرائمری سکولز، ایک ہزار 650 مڈل سکولز اور 3 ہزار 190 سیکنڈری سکولز موجود ہیں۔ جن میں 80 لاکھ سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پرائمری سکول سے سیکنڈری سکول میں جانے کی عمر 11 سال، مڈل میں 10 سے 14 سال اور سینئر سکول میں جانے کی عمر 14 سے 18 سال تک ہے۔ جسمانی اور ذہنی امراض میں مبتلا بچوں کے لئے خصوصی تعلیم دی جاتی ہے۔ انگلستان میں ڈیڑھ ہزار سے زائد سپیشل سکول قائم ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے 137 ادارے قائم ہیں جن میں 70 یونیورسٹیاں ہیں۔ آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں سب سے پرانی اور نامور ہیں۔

انگلستان کے معروف شہر

انگلستان کے درج ذیل مشہور شہر ہیں۔

لندن

لندن انگلستان کا دارالحکومت اور برطانیہ کا بڑا شہر ہے۔ یہ عظیم تاریخی شہر دریائے ٹیمز کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ یہاں کے انتظامی ضلع میں 28 شہری حلقے شامل ہیں۔ جس کا الگ میئر ہے۔ جو لندن کونسل کے آگے جوابدہ ہے۔ لندن میں موجودہ طرز کی بلدیاتی حکومت کا آغاز 12ویں صدی میں ہوا۔ لندن کا قلعہ (ٹاور) ولیم اول نے تعمیر کرایا تھا۔ 1665ء میں ہونے والی طاعون میں 75 ہزار سے زائد اموات ہوئیں۔ اور 1666ء کو عظیم آتشزدگی میں شہر کا بیشتر حصہ تباہ ہوگیا۔ پھر کرسٹوفرن نے دوبارہ تعمیر کیا۔ 1995ء کے اعداد وشمار کے مطابق اس کی آبادی 70 لاکھ 7 ہزار 100 ہے۔

حضرت مصلح موعود کے دور مبارک میں تعمیر ہونے والی بیت الفضل بھی اسی شہر میں ہے۔ لندن شہر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہم اور غیر معمولی مقام حاصل ہے۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح کے قدموں نے اس شہر کی مٹی کو عزت بخشی ہے۔

یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر بیت الفتوح بھی لندن میں ہے۔

برمنگھم

برمنگھم، یہ انگلستان کا دوسرا بڑا شہر اور عظیم صنعتی مرکز ہے۔ اس شہر کے نزدیک ہی لوہا اور کوئلہ پایا جاتا ہے اور یہ معدنی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ پیتل اور کانسی کے بیشتر برطانوی سکے یہیں ڈھلتے ہیں۔ برمنگھم یونیورسٹی کا قیام 1900ء میں ہوا۔ 1995ء کے اعداد وشمار کے مطابق برمنگھم کی آبادی 10 لاکھ 17 ہزار (1017000) ہے۔

مانچسٹر

انگلستان کا یہ معروف شہر دریائے ارول (Irwell) کے کنارے واقع ہے۔ انگلستان کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ یہ لندن کے شمال مغرب میں 158 میل اور لیورپول کے مشرق میں 31 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں انجینئرنگ اور کیمیائی اشیاء بنانے کی صنعتیں ہیں۔ ربڑ، کاغذ اور آٹا پیسنے کے کارخانے ہیں۔ یہ ایک عمدہ بندرگاہ بھی ہے یہ انگلستان کا مالیاتی، بنکاری اور بیمہ کا مرکز ہے۔ یہاں پر ٹاؤن ہال، رے لینڈ، لائبریری، فری ٹریڈ ہال، رائل ایکسچینج کی عمارات دیدنی ہیں۔ شہر میں متعدد یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ 1830ء میں لیورپول اور مانچسٹر ریلوے کا افتتاح ہوا۔ 1838ء میں اسے شہر کا درجہ دے دیا گیا۔ 1889ء میں کاؤنٹی کا صدر مقام قرار پایا۔ جولائی 1981ء میں یہاں نسلی فسادات ہوئے جن میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ اس شہر کی آبادی 4 لاکھ 32 ہزار سے تجاوز کرتی ہے۔ یہ شہر کاٹن اور فائبر ٹیکسٹائل انڈسٹریز کے حوالے سے دنیا بھر میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

پاک وہند کے لوگوں کی ایک کثیر آبادی اس شہر میں آباد ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی مشن ہاؤس موجود ہے۔

لیورپول (liverpool)

یہ شہر انگلستان کی معروف بندرگاہ جو مغربی برطانیہ کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے دنیا کے بڑے تجارتی مراکز میں سے ایک ہے یورپ میں کپاس کی اہم منڈی لیورپول ہی ہے۔ یہ شہر بذریعہ سرنگ برکن ہڈ

سے مربوط ہے۔ لیورپول یونیورسٹی 1903ء میں بنائی گئی۔ یہاں کی عظیم بندرگاہ کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہے جو اسی مقصد کے لئے 1858ء میں قائم کیا گیا۔ سینٹ جارج ہال، ٹاؤن ہال، دی واکر آرٹ گیلری اور لیورپول یونیورسٹی کی عمارات دیدہ زیب ہیں۔ اس شہر کی آبادی 4لاکھ 70 ہزار 800 سے زائد ہے۔

برسٹل (Bristol)

انگلستان کا کاؤنٹی کہلاتا ہے۔ دریائے ایون پر سیورن کے پاس واقع ہے۔ انگلستان کی ایک بڑی اور عالمی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے شمالی امریکہ اور آئرلینڈ کے ساتھ وسیع پیمانے پر تجارت ہوتی ہے۔ یہاں ہر قسم کی بڑی چھوٹی صنعتیں موجود ہیں۔ 1910ء سے طیارہ سازی کی صنعت کا آغاز ہوا۔ یہاں کی آبادی 5لاکھ سے زائد ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی

یہ انگلستان کے شہر کیمبرج میں واقع ہے۔ اس کا بھی قدیم یونیورسٹیوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء 12ویں صدی میں ہوئی۔ 13ویں صدی کے آخر تک اس کی اقامت گاہیں یا کالج قائم ہو چکے تھے۔ اس یونیورسٹی کے 19 سے زائد شعبہ جات ہیں۔ جیمز ایڈوک نے یہاں کی مشہور کیونڈش تجربہ گاہ میں نیوٹران دریافت کیا تھا۔ اس کا کتب خانہ، عجائب گھر اور نباتاتی باغات قابل ذکر ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس 16ویں صدی سے قائم ہے۔ اس یونیورسٹی کی ڈگری کے آگے عام طور پر کینٹب کا لفظ لکھا جاتا ہے جو کیمبرج کے لاطینی نام کینٹا برجیا کا مخفف ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی

یہ انگلستان کے شہر آکسفورڈ میں واقع ہے۔ یہ قدیم ترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا آغاز بارہویں صدی عیسوی میں ہوا۔ اقامتی کالجوں کے نظام کا آغاز 1264ء میں مرٹن کالج سے ہوا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کالجوں کی تعداد 27 ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ آپ 1934ء سے 1938ء تک انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مقیم رہے۔ آپ جب آکسفورڈ میں پڑھتے تھے تو ان دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب اور دیگر صاحبزادگان بھی انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔

برٹش میوزیم

لندن میں ادب، سائنس اور آرٹ کے نوادرات کا قومی عجائب گھر برٹش میوزیم 1759ء میں قائم کیا گیا۔ اس میں سر رابرٹ بروس کاٹن اور سر ہینس سلون کے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کے علاوہ جارج دوم اور جارج سوم کے شاہی کتب خانے بھی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران اس کے زیادہ تر نوادرات ویلز کی ایک کوئلے کی کان میں ذخیرہ کر دیئے گئے تھے۔ برٹش میوزیم لائبریری میں برطانیہ میں شائع ہونے والی ہر کتاب کے نسخے رکھے جاتے ہیں۔ اس وقت اس میں کئی لاکھ کتابیں موجود ہیں۔

برٹش کونسل

برطانیہ کا نیم سرکاری ادارہ ہے۔ جس کا افتتاح 1935ء میں ہوا۔ اس کے قیام کا مقصد برطانیہ اور دوسرے ممالک کے درمیان سیاسی، تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو فروغ دینا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے دفاتر موجود ہیں۔

لندن گزٹ

یہ برطانیہ کا سہ روزہ سرکاری گزٹ ہے جس کی پہلی اشاعت 1666ء میں عمل میں آئی۔ اس میں تقرریوں، اعزازات اشتہارات اور عدالتی کارروائیوں کی خبریں شائع کی جاتی ہیں۔

سلام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سلام کا لفظ خصوصیت سے مجھے گزشتہ چند سالوں میں الہام کے طور پر عطا کیا گیا۔ السلام علیکم کے الفاظ بار بار دہرائے گئے۔ اور تجھ پر سلامتی یعنی ساری جماعت پر سلامتی جو میرے ساتھ ہے اس کے الفاظ خداتعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے عطا کئے۔ اسی سال وہ نشان بھی دیکھا گیا کہ ایک سلام کی بجائے میں نے دو سلام کہے تھے اور بیچ کا عرصہ کلیۃً غائب ہو گیا اور جب مجھے یاد کرایا گیا کہ میں سلام پھیر چکا تھا تو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ تمام تر ذہن سے اور دل سے درمیانی عرصے کے نقوش مٹ چکے تھے اور یہ بھول کے نتیجے میں نہیں ہوا کرتا۔ جب ایک شخص بھول کر کوئی حرکت کرے اور سبحان اللہ کے ذریعے یا بعد میں اسے بتایا جائے تو یقین سے بتایا جائے تو یقیناً وہ غلطی کو محسوس کرتا ہے اور جانتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے لیکن یہ کہ بیچ کا عرصہ اس طرح مٹ جائے جیسے انسان کا اس وقت وجود ہی نہیں تھا اور بتانے اور یاد کرانے کے باوجود یاد نہ آئے کہ میں نے پہلے بھی سلام پھیرا تھا، یہ خداتعالیٰ کی طرف سے میں سمجھتا ہوں کہ نشان کے طور پر ظاہر ہوا تھا۔ اور اسی سال کے الہامات میں جب میں نے قل لی سلام کے لفظ کو پڑھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اسی 97 کے سال کی برکت تھی جو یہ سلام دوبارہ میں نے کہا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا سلام ہے جو خدا کی طرف سے آپ کو پہنچا جسے اس سال دہرایا جا رہا ہے۔ اس لئے نہ میری کوئی حیثیت ہے نہ ہم سب کی انفرادی طور پر کوئی حیثیت ہے بلکہ یہ سلامتی وہی ہے جو مسیح موعود پر اترتی رہی اور آج پھر ہم پر دوبارہ اتر رہی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 1997ء)

شیخ طاہر احمد نصیر صاحب

شاملین جلسہ کے لئے حضرت مسیح موعود کی

قبولیت دعا کا ذاتی مشاہدہ

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خداتعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خداذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔

(اشتہار 7دسمبر 1892ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

یہ دعا حضرت مسیح موعود کی وہ دعا ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آنے والوں کے لئے کی ہے۔ یہ دعا 110 سال بعد بھی پوری ہو رہی ہے اور یہ عاجز خداتعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتا ہے کہ اس کے حق میں یہ دعا پوری ہوئی ہے۔ اور اسی لئے میں اس قبولیت کے نشان کو لکھ رہا ہوں تا اگر خدانخواستہ کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ خدا سنتا نہیں تو وہ یہ جان لے کہ وہ قادر وتوانا خدا نہ صرف سنتا ہے بلکہ اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو مسلسل پورا بھی کر رہا ہے۔

خاکسار گزشتہ تقریباً 15سال سے شوگر کا مریض ہے تقریباً چار سال قبل خاکسار کے بائیں پاؤں کے انگوٹھے میں زخم ہو گیا اور مسلسل علاج کے باوجود زخم اپنی جگہ رہا۔ مسلسل علاج، پرہیز اور احتیاط سے زخم کی شدت میں کبھی کبھی کمی آ جاتی۔ عرصہ تقریباً 2سال سے ڈاکٹروں کی ہدایت کے تحت کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ کھڑے ہو کر نماز کی ادائیگی کے دوران چونکہ انگوٹھا مڑتا ہے اس لئے زخم درست نہیں ہو رہا۔ جبکہ چلنے پھرنے میں کوئی دشواری نہ تھی۔ بعض ڈاکٹروں نے اس تشویش کا بھی اظہار کیا تھا کہ انگوٹھے کو کاٹنے کی بھی نوبت آ سکتی ہے۔ اس کیفیت کے ساتھ جلسہ سالانہ لندن 2002ء پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری یہ شدید خواہش تھی کہ تمام نمازیں بیت الفضل کے اندر حضور کے پیچھے ادا کروں لیکن دوران سفر یہ خیال کر کے کہ کرسی کے بغیر تو میں نماز پڑھ نہیں سکتا پھر بیت کے اندر کیسے پڑھوں گا۔ اس خیال نے ایک عجیب اداسی پیدا کر دی۔ جس کے نتیجے میں دل میں رقت پیدا ہوئی اور اللہ کے حضور دعا کی توفیق ملی۔ اور خدائے بزرگ و برتر سے عرض کیا کہ اے اللہ تو دلوں کے حال کو جانتا ہے میرا دل بیت کے اندر اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو چاہتا ہے لیکن ڈاکٹر کی ہدایت کے تحت ایسا ممکن نظر نہیں آتا تیرے مسیح نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے جو دعائیں مانگیں ہیں میرے حق میں بھی انہیں پورا کر میری تجھ سے صرف اتنی التجا ہے کہ میں تندرستی کی حالت میں اپنے خلیفہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکوں۔

اللہ جانے کتنی دیر تک بندے اور مالک حقیقی کے درمیان باتیں ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ نامعلوم کتنی دیر مزید جاری رہتا کہ ایئر ہوسٹس نے اس تسلسل کو توڑ دیا۔

لندن پہنچنے کے بعد سب سے پہلی دو نمازیں مغرب اور عشاء کی (جو جمع تھیں) بیت میں اپنے آقا کی اقتداء میں پڑھنے کی توفیق ملی اور میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا پہلی رکعت کے پہلے سجدے کے بعد جب سر اٹھایا اور پاؤں کا انگوٹھا ذرا سا مڑا تو شدید ٹیس اٹھی اور میں سیدھا نہ بیٹھ سکا دوسرے سجدے کے بعد بھی یہی کیفیت ہوئی لیکن درد میں کمی تھی۔ اگلی رکعت میں درد میں مزید کمی ہوئی اور میں التحیات بیٹھ گیا۔ دل میں خیال ہوا کہ زخم پھٹ گیا ہے جس کی وجہ سے ٹیس نہیں اٹھی اور خون نکل رہا ہے اسی حالت میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد جب انگوٹھے کو ہاتھ لگایا تو جراب خشک تھی۔ اس کے بعد عشاء کی نماز آرام سے ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد باہر آ کر محمود ہال کے باہر رکھے بینچ پر بیٹھ کر جراب اتاری تو پٹی خشک تھی۔ پٹی کو کھول کر دیکھا تو اس پر خون کا کوئی نشان نہیں تھا اور زخم بھی ٹھیک تھا۔ جس سے بے حد خوشی ہوئی چنانچہ خاکسار نے اللہ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے پٹی اتار دی اور فیصلہ کیا کہ اس زخم کے علاج کے لئے کوئی دوا دارو نہیں کروں گا اور صرف حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ کروں گا۔

میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ حضور کی دعاؤں کے اعجاز کے نتیجے میں تقریباً ایک ہفتے کے اندر میرا زخم نہ صرف بالکل ٹھیک ہو گیا۔ بلکہ اب تو انگوٹھے پر زخم کا نشان بھی نہیں ہے اور اس طرح میں نے حضور کی سچائی اور آپ کی دعاؤں کی مقبولیت کا نہ صرف زندہ معجزہ دیکھا بلکہ اس کا زندہ نشان بھی بن گیا۔

عزیز احمد عمر بھٹی صاحب

تحقیق (Research) کے طریقے

دنیا میں پڑھائے جانے والے تمام مضامین کو ہم دو بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ 1۔سائنس۔ 2۔آرٹس۔ ریسرچ ایک ایسا مضمون ہے جو دنیا کے ہر ملک اور تعلیم کے ہر شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ملک چاہے وہ ترقی یافتہ ہو یا ترقی پذیر اور چاہے تیسری دنیا کا اور مضمون چاہے کوئی ہو فزکس ہو یا کیمسٹری۔ ہسٹری ہو یا اسلامیات ریسرچ ہر جگہ ممکن ہے اور ترقی کے لئے لازمی ہے۔

ریسرچ سے مراد

ریسرچ سے مراد کسی بھی مضمون کا انتہائی احتیاط سے کیا گیا مطالعہ تاکہ نئے حقائق اور معلومات حاصل ہوسکیں۔

(آکسفورڈ ڈکشنری 2003ء)

مختلف فیلڈز میں ہونے والی ریسرچ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ 1 سائنٹفک ریسرچ۔ 2۔سوشل ریسرچ

(1) سائنٹفک ریسرچ

حقائق پر مبنی ایسے نتائج جن کو بار بار ثابت کیا جاسکے سائنٹفک ریسرچ کے زمرے میں آتے ہیں۔ ریسرچ نے سائنس کی اور سائنس نے انسان کی بہت مدد کی ہے۔ سائنٹفک کمیونٹی ایک ایسی کمیونٹی ہے جس نے بہت ماریں کھائیں اور تمسخر کا نشانہ بنی رہی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری اور دوسری وجہ اس کی کامیابی کی یہ ہے کہ لوگوں کو یہ یقین آگیا ہے کہ یہ کمیونٹی جھوٹ نہیں بولتی۔ گلیلیو سے لے کر آئن سٹائن تک جس کے ہاتھ جو حقیقت آئی اس نے بیان کر دی۔ اگر تو وہ ٹھیک تھی تو آج تک اسے صحیح مانا جاتا ہے لیکن اگر غلط تھی تو غلط ثابت بھی ہوگئی تو غلط تھیوری کو چھوڑ دیا گیا۔ سائنٹفک کمیونٹی کی درج ذیل پانچ خصوصیات ہیں۔

1۔سائنسی تحقیق اس بات سے لاتعلق ہے کہ یہ فلاں تحقیقی کام کس جگہ، کس ملک اور کس شخص نے کیا۔ اسے صرف نتائج سے غرض ہے۔

2۔ہر قسم کی شہادتوں پر نہ صرف سوالات کئے جاتے ہیں بلکہ چیلنج بھی کیا جاتا ہے مزید یہ کہ تنقید الگ ہوتی ہے۔

3۔سائنس کے میدان میں ریسرچ کرنے والا سائنسدان بالکل متعصب نہیں ہوتا۔ وہ کسی بھی فریق کے ساتھ نہیں ہوتا۔ بالکل نیوٹرل ہوتا ہے۔

4۔ریسرچ کا یہ علم کسی سے چھپا کر نہیں رکھا جاتا بلکہ یہ دولت تمام انسانیت کی دولت ہوتی ہے جس پر ہر ایک کا ایک جتنا حق ہوتا ہے۔

5۔ایمانداری اور دیانتداری اس کمیونٹی کا وطیرہ خاص ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سائنٹفک ریسرچ کی نیچر ایسی ہے کہ اسے مندرجہ بالا خصوصیات اپنانی پڑتی ہیں۔ کیونکہ یہ صرف ان حقائق کو مانتے ہیں جن کو ہم بار بار ثابت کرسکیں مگر بات جو بھی ہو ان کا سکہ دنیا میں چلتا ہے۔

(2) سوشل ریسرچ

کہتے ہیں کہ سائنٹفک ریسرچ بہت مشکل ہوتی ہے مگر سوشل ریسرچ اس سے بھی زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اور یہ بات کسی حد تک ٹھیک بھی ہے۔ دراصل معاشرے میں موجود لوگوں، ان کے طور طریقوں، کھانے پینے، جاگنے سونے، لین دین، مذہبی اتار چڑھاؤ الغرض ہر طرح کے انسانی یا معاشرتی موضوعات پر تحقیق کا نام سوشل ریسرچ ہے۔

ریسرچ کی یہ قسم فائدہ مند تو بہت ہے مگر قابل اعتبار نہیں۔ دراصل ہر انسان اپنے رویے، جسمانی بناوٹ، ذہنی ساخت اور ماحول کے مختلف ہونے کے باعث دوسرے سے میل نہیں کھاتا جس کے باعث ان کے طور طریقے اور رہن سہن میں فرق آتا رہتا ہے۔

ان تمام وجوہات کے باعث سوشل ریسرچ کبھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ ہم 100 فیصد درست ہیں یا ہمارے نتائج بالکل ٹھیک ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کی تبدیلی ہر سوسائٹی پر اثر ڈالتی ہے جس کے باعث 5یا10 سال بعد یا پہلے ہونے والی سول ریسرچ تقریباً ضائع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اب وہ نتائج یا وجوہات دوبارہ نہیں ہوتیں۔

سوشل ریسرچ کیسے کی جاتی ہے

سوشل ریسرچ کرنے کے بہت سے طریق ہیں مگر معروف طریق 7 حصوں پر مشتمل ایک مکمل پروسیس (Process) ہے جو درج ذیل ہیں۔

1۔ریسرچ کے موضوع چننا
2۔ریسرچ کے سوالات تیار کرنا
3۔تحقیقی کام کو ترتیب دینا
4۔معلومات اکٹھی کرنا
5۔معلومات پر سوچ بچار کرنا
6۔تفصیل سے معلومات کو بیان کرنا
7۔حکام کو مطلع کرنا

ریسرچ کا موضوع چننا

ریسرچ کرتے ہوئے سب سے اہم کام ایک ایسا موضوع چننا ہوتا ہے جس سے ہمیں فائدہ ہو۔ چاہے وہ فائدہ صرف ہماری ذات کو ہو یا ہمارے کالج یا یونیورسٹی کو ہو یا ہماری قوم اور ملک کو ہو یا پھر پوری دنیا اور انسانیت کو ہو۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ کیا ہم اس موضوع پر مواد بھی اکٹھا کرسکیں گے۔ کیونکہ کام شروع کرنے کے بعد اسے ادھورا چھوڑنے سے وسائل تو تباہ ہوتے ہی ہیں ہمارا وقت اور حوصلہ بھی ضائع ہو جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ اس لئے بہتر ہوتا ہے کہ کسی سے مشورہ کیا جائے۔ لوگوں سے اس موضوع پر بات کر کے ان کی رائے لی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ خیالات ہمارے پاس اکٹھے ہو جائیں۔ مثال کے طور پر ہمارے شہر میں تعلیم کی شرح گر رہی ہے یا بڑھ رہی ہے؟ کس عمر کے لڑکے یا لڑکیاں سکول چھوڑ رہے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

مندرجہ بالا موضوعات یا ان سے ملتے جلتے موضوعات سوشل ریسرچ میں آتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں کسی کمپنی یا یونیورسٹی کی طرف سے دیئے گئے موضوعات پر کی جانے والی ریسرچ سوشل ریسرچ کے زمرے میں نہیں آتی۔ اس قسم کی ریسرچ کو بزنس ریسرچ اور اکیڈمک ریسرچ کہتے ہیں۔ ان کے طریق اور مسائل سوشل ریسرچ سے قدرے مختلف ہیں۔

موضوع چنتے وقت عموماً ریسرچرز "Cost & Benefit Analysis" یعنی ”خرچ اور نفع کا موازنہ“ ضرور کرتے ہیں۔ اس میں صرف دو باتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ 1۔ہم ریسرچ کرتے ہوئے کیا کیا کچھ خرچ کریں گے۔ مثلاً کتنا روپیہ؟ کتنا وقت؟ کتنے لوگ؟ وغیرہ وغیرہ۔ 2۔اور اس کے مقابلے پر ہمیں اس سے حاصل کیا ہوگا۔ اس قسم کا جائزہ ہمیں بعد میں آنے والی بہت سی پیچیدگیوں سے بچا لیتا ہے۔ اور اس کام کی اہمیت سے بھی ہمیں آگاہی ہو جاتی ہے۔

اچھی طرح سوچ بچار کرنے کے بعد جب ہم ایک موضوع چن لیتے ہیں تو اگلا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔

ریسرچ کے سوال تیار کرنا

ایک اچھا ریسرچر اس مرحلے میں تین باتوں کو مدنظر رکھتا ہے۔ کیا کرنا ہے؟ کیسے کرنا ہے؟ اور کب کرنا ہے؟ What+How+When دراصل یہ مرحلہ یا سٹیج ریسرچر اپنی Clarity کے لئے اختیار کرتا ہے۔

اسے پتہ ہونا چاہئے کہ جو موضوع میں نے چنا ہے اس پر اب تک کیا کیا کام کیا جا چکا ہے۔ پرانی رپورٹس، اخبارات کے جائزے یا ماضی میں ہونے والی ریسرچز کو پڑھنے کے بعد یہ Clarity حاصل ہوسکتی ہے۔

How کے سوالات تیار کرتے ہوئے ریسرچر کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس قسم کی ریسرچ میں کیا کیا آلات استعمال ہوں گے۔ مثلاً Math,Stat، سائیکالوجی، سوشیالوجی وغیرہ وغیرہ کے مضامین اور دیگر ایسی ہی چیزیں۔ یہ معلومات اسے ماضی میں ہونے والی ریسرچ سے بھی پتہ چل سکتی ہیں اور کسی اچھے ریسرچر کے مشورہ سے بھی۔

When کا مطلب ہے کہ ایک ٹائم فریم تیار کرنا۔ کون سا کام کتنی دیر میں ہونا چاہئے اور فائنل کام کی تاریخ کب ہونی چاہئے۔ مثال کے طور پر اگر لوگوں کے گھروں میں جا کر سوال کرنے ہیں تو مئی جون جولائی کے مہینے درست نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔

تحقیقی کام کو ترتیب دینا

اب وقت آ چکا ہوتا ہے کہ اس مرحلے میں ہر چیز کا حتمی فیصلہ کیا جائے تمام ممکنات کو حتمی شکل دی جائے۔ بہت سے لوگ سوالات تیار کرنے کے مرحلے کو اس مرحلے سے ملا دیتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اس کو سمجھنے کے لئے ایسا ہی ہے جیسے کہ ہمارا Boss ہمیں کہے کہ فلاں کام کرو۔ تو ہم پہلے مرحلے میں تو اسے یہ بتائیں کہ سر اس کام کو کرنے کے یہ 5یا7 مختلف طریقے ہیں اور اگلے مرحلے میں یا تو اس سے پوچھا جائے کہ آپ کے خیال میں کون سا بہتر ہے یا پھر خود بتایا جائے کہ ہمارے انداز ے میں فلاں طریق بہتر ہے۔

آگے آنے والے مراحل کے بارہ میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ معلومات اکٹھی کرنے کے لئے Statistics کا کون سا طریق استعمال ہوگا۔ کمپیوٹر کے کس پروگرام سے مدد لی جائے گی۔ مثال کے طور پر Excel یا SSP وغیرہ۔ اس کے علاوہ ٹائم فریم بھی فائنل کر دیا جائے کہ فلاں دن تک اس مرحلے کی مدت ہے اور فلاں دن تک فلاں کام ہو جانا چاہئے۔

معلومات اکٹھی کرنا

Data Gathering یا معلومات اکٹھی کرنے کے بہت سے طریق ہیں۔ مثلاً سوالنامہ، پرانے ریکارڈز، انٹرویوز، دس یا پندرہ لوگوں کے فوکس (Focus) انٹرویوز، ذاتی مشاہدہ، گورنمنٹ کے ادارے وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام جگہوں سے معلومات اکٹھی ہوسکتی ہیں۔ ان تمام طریق کو استعمال کرنے کے الگ الگ طریق ہیں اور بعض دفعہ ایک سے زیادہ طریق بھی معلومات اکٹھی کرنے کے لئے استعمال میں لائے جاسکتے ہیں۔ مگر جتنے زیادہ ذرائع ہوں گے اتنی ہی مشکل بھی بڑھے گی۔ سوالنامہ تیار کرنے کے طریق کو دیکھتے ہی ریسرچ کے موضوع سے متعلق انتہائی احتیاط سے 15یا20 سوال تیار کئے جاتے ہیں جن سے اس موضوع پر لوگوں کے خیالات یا رجحانات واضح ہوں۔ سائیکالوجی کا مضمون اس بارہ میں کافی اہم ہے۔ مثلاً سوالات اتنے لمبے نہ ہوں کہ جواب دینے والا تنگ آجائے۔ ذاتی سوالات نہ ہوں۔ اور اگر ہوں تو آخر میں ہوں۔ مشکل زبان نہ ہو۔ چھوٹا سا انعام (چاہے وہ ایک ٹافی ہی کیوں نہ ہو) سوالنامہ حل کرنے کے بعد دیا جائے۔ سوالنامے کا مقصد واضح ہو وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ سوالنامہ حل کرنے والی ٹیم کو بھی ٹریننگ دی جاتی ہے کہ لوگوں سے برتاؤ کیسے کیا جاتا ہے۔ اور کسی بھی ایسی صورتحال کا سامنا کرنے کے لئے جو مشکل ہو کیسے تیاری کریں وغیرہ وغیرہ۔

الغرض لکھنا یا بولنا تو آسان ہے مگر اسے عملاً کرنا واقعی مشکل ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ معلومات اکٹھی کرنا ریسرچ کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے تو قطعاً غلط نہیں ہے۔ کیونکہ جب یہ معلومات اکٹھی ہوں گی تو انہی کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا کہ فلاں بات ٹھیک ہے یا نہیں۔ سوالنامہ کے ذریعے معلومات لینے میں بہت سے مسائل بھی ہوتے ہیں مگر باقی طریقوں سے یہ طریق قدرے آسان اور مکمل بھی ہوتا ہے۔

معلومات پر سوچ بچار کرنا

اکٹھی کی ہوئی معلومات کو جانچنے کا کام اور اس سے ایک نتیجہ نکالنے کا کام بھی آسان نہیں ہوتا۔ یہ کام ماہر ریسرچر ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ ہم اپنی تحقیق یا مشاہدے سے ایسا نتیجہ نکال رہے ہوتے ہیں جو حقائق کے بالکل مخالف ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔ مثلاً کسی ملک میں ایک جوتے بنانے والی کمپنی نے اپنا ریسرچر بھیجا کہ پتہ کرو کہ کیا وہاں ہمارا جوتا لوگ استعمال کریں گے؟ وہ جب وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ہر شخص ہی ننگے پاؤں ہے۔ تب اس نے واپس آ کر رپورٹ دی کہ ہمارا جوتا تو کیا کسی کمپنی کا جوتا نہیں چلے گا کیونکہ لوگ جوتا استعمال کرتے ہی نہیں۔ اسی طرح کسی دوسری کمپنی نے بھی اپنا ریسرچر بھیجا۔ اس نے رپورٹ دی کہ فوراً جوتا بھیجیں کیونکہ کسی کے پاس جوتا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جوتا بنانے والی کمپنی ہے۔ بہر حال بات تو مذاق کی ہے مگر واقعتہً ردی سے ہر کوئی کارآمد چیز نہیں نکال سکتا۔

Analysis کے بہت سے طریق ہیں۔ اس کے لئے Statistics کا استعمال سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ریشوز Ratios، Sampling، Hypothesis وغیرہ کے علاوہ بے شمار طریق ہیں جو کہ موقع کی مناسبت سے استعمال ہوتے ہیں۔

تفصیل سے معلومات کو بیان کرنا

اسے ریسرچ پیپر بھی کہتے ہیں۔ ریسرچ سے حاصل شدہ حقائق و مشاہدات کو شروع سے آخر تک ایسے بیان کیا جاتا ہے کہ پڑھنے والا ہر چیز آسانی سے سمجھ بھی جائے اور بات اپنا وزن بھی نہ کھوئے۔ عموماً لمبی لمبی رپورٹس کو پڑھتے پڑھتے اصل مضمون پوشیدہ ہو جاتا ہے اور اہمیت کھو بیٹھتا ہے۔ یہاں بھی پرانی ریسرچ کی کاپیوں کو دیکھنے سے مدد مل سکتی ہے۔ مگر منفرد اور جاذب نظر چیز ضروری نہیں کہ ویسی ہی اثر ڈالے جیسا آپ چاہتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ''بہت زیادہ عقلمند بننے اور بہت زیادہ بے وقوف بننے میں بہت تھوڑا سا فرق ہوتا ہے'' اکثر لوگ زیادہ عقلمند بنتے بنتے بیوقوف بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسا Paper لکھتے ہوئے ہمیشہ ماہر اساتذہ کی نگرانی میں کام کرنا چاہئے۔

حکام کو مطلع کرنا

Paper لکھنے کے بعد متعلقہ ادارے کو اپنی ریسرچ بمع سفارشات بھجوانی بھی ریسرچر کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس پر Feed Back لینا بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔

ریسرچ ایک بہت ہی وسیع عریض فیلڈ ہے۔ ہمارے اس مضمون کی چند سطریں نہ تو آپ کو کوئی ماہر ریسرچر بنا سکتی ہیں اور نہ ہی ریسرچ پیپر استعمال کرنے والا بلکہ یہ تو ابتدائی معلومات کے لئے بھی ناکافی ہیں لیکن ریسرچ کے مضمون کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے لکھا جانے والا یہ مضمون اگر اس کی اہمیت کو باور کرانے میں ناکام رہا ہے تو ہم دوبارہ صرف اتنا ہی لکھتے ہیں کہ آج کی دنیا میں ریسرچ ایک نہایت اہم مضمون بن چکا ہے جس کا اطلاق ہر شعبہ زندگی اور ہر ملک و شہر پر ہو سکتا ہے۔ اس کے فوائد سے امریکہ اور یورپ نے تو بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور انسانیت کی بہت خدمت کی ہے مگر ہمارا ملک پاکستان ابھی اس راہ میں بہت پیچھے ہے۔

محبّ وطن پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے لیکچرز میں بیسیوں جگہ پاکستان میں ریسرچ اور خاص طور پر سائنٹفک ریسرچ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے تاکہ پاکستان اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے۔

فرماتے ہیں:۔

''اپنی نوجوان نسل کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے تمام شعبوں میں تعلیم اور ریسرچ کی تمام سطحوں پر بڑے پیمانے پر اور سخت تربیت دی جائے۔ بڑے پیمانے پر مطلوبہ ریسرچ کی تربیت کی مثال کے لئے برطانیہ کی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ریسرچ کونسل کو مدنظر رکھیں جو ہر برس پی ایچ ڈی کی تربیت کے لئے پانچ ہزار وظائف دیتی ہے۔ برطانیہ میں اندرون ملک اور بیرون ملک پوسٹ پی ایچ ڈی وظائف جو فراہم کئے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک ہزار سالانہ ہے اور برطانیہ کی آبادی پاکستان کی آبادی سے نصف ہے'' (اس لئے یہ بہت ضروری بات ہے کہ خواندگی کی 25 فیصد شرح کے باوجود پاکستانی قوم کے پاس کم ازکم اس سے نصف سائنسی قوت تو ہونی چاہئے)

(ارمان اور حقیقت۔ باب پاکستان میں سائنس ص 325)

قابل فخر

1923ء میں تحریک شدھی کے دوران ریاست بھرت پور کے گاؤں کی ایک بڑھیا کی فصل کاٹنے سے اس کے بیٹوں نے انکار کر دیا تو قادیان کے گریجویٹ اور عربی فاضل اس بڑھیا کی فصل کاٹنے کے لئے پہنچے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ''زمیندار'' نے لکھا:

''احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر (......) اس پر فخر کرے''۔

(زمیندار 8 اپریل 1923ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 5 ص 347)

چوہدری محمد صدیق صاحب۔ سابق انچارج خلافت لائبریری

مکرم میجر مشتاق احمد صاحب ظہیر

مکرم میجر مشتاق احمد ظہیر ابن چودھری کریم بخش مرحوم نیک سیرت خوش خلق اور صحت مند نوجوان تھے۔ ان کے والد ماجد نے ان کی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ آپ تعلیم کے زمانہ میں بھی ہونہار، ذہین، فطین تھے۔ والی بال کے کھیل میں عموماً نیٹ پر کھیلتے اور لمبے قد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کھیل کا بھرپور مظاہرہ کر کے حاضرین سے داد لیتے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت مصلح موعود نے انہیں جسمانی تربیت کے لئے جونیئر کمیشنڈ افسر (J.C.O) کا کورس مکمل کروایا۔ اس کے بعد آپ نے ان کا تقرر فرقان بٹالین میں بطور نائب امام منظور فرمایا۔ اس وقت فرقان بٹالین بربط وادی سماہنی کی حدود میں تھی ان کی تقرری کے وقت مکرم شیر ولی خان صاحب امام تھے۔ خاکسار بھی اس وقت بطور ''مارخور'' (ایڈ جوٹنٹ) بٹالین کے مرکز میں ہی خدمت بجا لا رہا تھا۔ بزرگوارم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب، میجر عبدالوہاب صاحب نائب امام، عجائب خان صاحب اور فیروزالدین صاحب۔ چودھری مشتاق احمد صاحب بہلولپوری، کیپٹن نور احمد صاحب، صوبیدار عبدالمنان صاحب، کیپٹن فقیر محمد وغیرہ حضرات بھی بٹالین میں مختلف ذمہ داریوں کو نبھاتے تھے۔ فرقان بٹالین کے عہدیدار مرکزی دفتر بربط میں قیام پذیر تھے۔ محترم ظہیر صاحب کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود محاذ پر بنفس نفیس بمقام باغ سر تشریف لے گئے تھے اور وہاں حضور نے ہم واقفین خاکسار، چودھری عبدالمالک صاحب، چودھری عبداللطیف صاحب پریمی، محمد عبدالقدیر صاحب قریشی، فیروز محی الدین کی اسلحہ کے استعمال کے سلسلہ میں پریڈ ملاحظہ فرمائی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

چونکہ خاکسار محاذ پر ''مارخور'' (ایڈ جوٹنٹ) تھا لہٰذا جنگ بندی کے اعلان کے بعد متارکہ جنگ کی حد بندی کے لئے بین الاقوامی کمیشن مقرر تھا جس میں حکومت پاکستان کی طرف سے میجر افسر بھی شامل تھا اور اپنے علاقہ کی طرف سے خاکسار بطور نمائندہ فرقان تھا۔ کمیشن کے دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں ہندوستان کے نمائندے نے اصرار کیا کہ جس مقام پر ہماری بٹالین اس وقت ہے۔ وہ آخری حد مقرر کی جائے۔ قریب تھا کہ پاکستان کا فوجی نمائندہ اس پر اتفاق کر لے۔ خاکسار نے فوراً زوردار لہجہ میں بات کی کہ ہمارے نوجوانوں کے خون اس وادی کی حفاظت کے لئے بہے ہوئے ہیں ہم اس وادی کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں۔ اس پر کمیشن کا اجلاس ایک ہفتہ کے لئے ملتوی ہوا۔ اس اثناء میں ہم نے پہاڑی کے دامن میں اپنے بینکروں کو پہلے سے بھی مضبوط بنالیا۔ تنور وغیرہ لگا لئے۔ دوسرے اجلاس میں پھر بحث ہوئی اور ہمارا مؤقف تسلیم ہوا اور متارکہ جنگ کی آخری حد ہمارے بینکروں سے جو ریچھ پہاڑی کے دامن میں تھے ڈیڑھ سو گز اوپر مقرر ہوئی اور ہم نے ریچھ پہاڑی پر جا کر نشان بندی کر کے کیلا نصب کیا۔ مکرم جمعدار حفیظ احمد صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔

انہی ایام میں جنرل ایوب خان صاحب نے جو افواج پاکستان کے افسر تھے۔ قلعہ اکبر آباد میں مقیم پاکستان افواج کے جوانوں سے ملاقات کے لئے جاتے ہوئے ہماری کوارٹر گارڈ بھی دیکھی اور ہمارے جوانوں کی کارکردگی کو سراہا۔ جمعدار شیر نصیر صاحب اس وقت گارڈ کمانڈر تھے۔

یہ سب کارروائی محترم ظہیر صاحب مرحوم کے زمانہ میں ہوئی جو کہ نائب امام تھے۔ چونکہ جنگ بندی کا اعلان ہو چکا تھا اس لئے گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے اس علاقہ کو اپنی نگرانی میں لینے کا فیصلہ ہوا اور فرقان بٹالین سرائے عالمگیر کے مقام پر اپنے ابتدائی مرکز میں آئی جہاں افواج پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی کا پیغام بریگیڈیئر کے ایم شیخ نے پڑھ کر سنایا جس میں بٹالین کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر فوٹو بھی ہوا جس میں فرقان بٹالین کے بانی افسران حضرت فاتح الدین مرزا ناصر احمد اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے ساتھ فوٹو بھی ہوا جس میں محترم ظہیر صاحب کے ساتھ فرقان بٹالین کے جملہ عہدیداران موجود ہیں۔

محترم ظہیر صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی مبارک احمد صاحب ساکن دارالرحمت وسطی کو بھی محاذ پر بلا لیا تھا۔ محترم ظہیر صاحب کی بڑی ہمشیرہ ممتاز بیگم کی شادی خاکسار کے بھتیجا چودھری عبدالوہاب مقیم بیلجیئم کے ساتھ ہوئی۔ ماشاء اللہ بچے اور بچیاں سبھی نیک اور مخلص ہیں۔ دوسری ہمشیرہ کی شادی باب الابواب میں ہوئی آجکل فیصل آباد میں رہائش پذیر ہے۔ ظہیر صاحب کے چھوٹے بھائی مبارک احمد مع اہل و عیال دارالرحمت وسطی ربوہ میں۔ مبارک احمد کے علاوہ ظہیر صاحب کے چھوٹے بھائی محمد اشفاق مع اہل و عیال دارالرحمت وسطی میں اپنے مکان میں رہائش پذیر ہے اور مخلص احمدی ہیں۔ ظہیر صاحب کی اولاد بھی اپنی اپنی جگہ پر اچھی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ محترم ظہیر مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آل اولاد خاندان کے جملہ افراد کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے پاک روزی عطا فرماتا رہے۔ کسی رنگ میں بھی کسی کا محتاج نہ بنائے۔ اللھم آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 49405 میں صالحہ رانا

زوجہ محمد شکیل رانا قوم بھٹی پیشہ نرس عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 375 گرام مالیتی -/243750 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7700SEK ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صالحہ رانا گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خاں مربی سلسلہ سویڈن گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری پیر محمد سویڈن

مسل نمبر 49406 میں منیرہ ورک

زوجہ احتشام ورک قوم ہندل پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 350 گرام مالیتی اندازاً -/227500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3900 سویڈش کرونر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منیرہ ورک گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 مامون الرشید ولد عبدالمجید ڈوگر

مسل نمبر 49407 میں منصور منیر چوہدری

ولد منیر احمد چوہدری قوم کمبوہ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 سویڈش کرونر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور منیر چوہدری گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد چوہدری والد موصی

مسل نمبر 49408 میں عامر منیر چوہدری

ولد منیر احمد چوہدری قوم کمبوہ پیشہ کمپیوٹر انجینئر/ٹیکسی ڈرائیور عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15000SEK ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر منیر چوہدری گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ سویڈن گواہ شد نمبر 2 منیر احمد چوہدری والد موصی

مسل نمبر 49409 میں زبدہ عامر چوہدری

زوجہ عامر منیر چوہدری قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 350 گرام مالیتی -/227500 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000SEK ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زبدہ عامر چوہدری گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ سویڈن گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد منیر احمد ولد چوہدری پیر محمد سویڈن

مسل نمبر 49410 میں نصیر الحق

ابن ابوالمنیر نورالحق مرحوم قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11500 سویڈش کورنر ماہوار بصورت تنخواہ + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر الحق گواہ شد نمبر 1 مشہود الحق ولد ابوالمنیر نورالحق مرحوم گواہ شد نمبر 2 محمود احمد شمس وصیت نمبر 19297

مسل نمبر 49411 میں سلیم الدین شاہد

ولد میاں نواب الدین قوم لودھی پیشہ تدریس عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 کرونر ماہوار بصورت تدریس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلیم الدین شاہد گواہ شد نمبر 1 محمود احمد شمس وصیت نمبر 19297 گواہ شد نمبر 2 عبدالکریم لون ولد عبداللطیف لون سویڈن

مسل نمبر 49412 میں احتشام ورک

ولد مقصود احمد ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کار مالیتی -/170000 سویڈش کرونر جو قرضہ پر لی ہوئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20500SEK ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احتشام ورک گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ سویڈن گواہ شد نمبر 2 مامون الرشید ولد عبدالمجید ڈوگر

مسل نمبر 49413 میں مرزا مشہود احمد

ولد مرزا مسعود احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کار مالیتی -/DKR 15000۔ 2 بینک بیلنس -/DKR5000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR1300+DKR2000 ماہوار بصورت وظیفہ + ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مشہود احمد مرزا گواہ شد نمبر 1 کمال یوسف گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد مرزا والد موصی

مسل نمبر 49414 میں فلاح الدین احمد ملک

ولد ملک نصیر الدین پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 ڈینش کرونر ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فلاح الدین احمد ملک گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد جاوید ڈنمارک

مسل نمبر 49415 میں رضوان اشرف

ولد محمد اشرف قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 کراون ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان اشرف گواہ شد نمبر 1 شہزاد احمد چغتائی ڈنمارک گواہ شد نمبر 2 عبدالسمیع ڈنمارک

مسل نمبر 49416 میں محمد اشرف

ولد فضل دین قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ساڑھے سات ایکڑ واقع چک سکندر ضلع گجرات مالیتی اندازاً -/3000000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان برقبہ 8 مرلہ واقع پاکستان اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔ 3۔ گاڑی مالیتی ایک لاکھ کراون جس پر -/57546 کراؤن بینک قرض ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 کراؤن ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اشرف گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالقدیر ڈنمارک

مسل نمبر 49417 میں عبدالباسط بٹ

ولد خواجہ عبدالحی بٹ قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان ڈنمارک برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی -/1800000 کراؤن۔ 2۔ کار مالیتی -/100000 کراؤن۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 کراؤن ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالباسط بٹ گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عماد الدین ڈنمارک

مسل نمبر 49418 میں بشریٰ صادقہ بٹ

زوجہ عبدالباسط بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ واقع ربوہ مالیتی -/800000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور مالیتی -/20000 ڈینش کرونر۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR2000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ صادقہ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49419 میں شہزاد احمد چغتائی

ولد میاں احمد حسین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گاڑی مالیتی -/40000 ڈینش کرونر۔ 2۔ پاکستان لاہور میں واقع مکان -/666000 روپے۔ جس کا قبضہ ابھی نہیں ملا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR16000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد

پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہزاد احمد چغتائی گواہ شد نمبر 1 فضل القادر وصیت نمبر 15849 گواہ شد نمبر 2 رضوان اشرف ڈنمارک

مسل نمبر 49420 میں ارشاد بیگم

بیوہ سلطان احمد مرحوم قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 3 تولہ مالیتی -/3000 ڈینش کرونر۔ 2۔ حق مہر -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR3000 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ارشاد بیگم گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ ڈنمارک گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49421 میں افشاں شہزاد چغتائی

بنت شہزاد احمد چغتائی قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 25 گرام مالیتی تقریباً -/2000 ڈینش کرونر۔ 2۔ فکس ڈپازٹ تقریباً -/22000 ڈینش کرونر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 ڈینش کرونر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ افشاں شہزاد چغتائی گواہ شد نمبر 1 شہزاد احمد چغتائی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 فضل القادر وصیت نمبر 15849

مسل نمبر 49422 میں محمد جمیل

ولد چوہدری پیرمحل مرحوم قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کار مالیتی اندازاً -/40000 کراؤن۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 کراؤن ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد جمیل گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط بٹ ڈنمارک

مسل نمبر 49223 میں امتہ الوحید جمیل

زوجہ محمد جمیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 10 تولے اندازاً مالیتی -/DKR8000۔ 3۔ رہائشی مکان دارالنصر ربوہ اندازاً مالیتی -/4000000 روپے کا شرعی 1/9 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR2000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الوحید جمیل گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49424 میں سارہ ناہید جمیل

بنت محمد جمیل قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور 40 تولے مالیتی اندازاً -/32000 ڈینش کرونر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 کراؤن ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سارہ ناہید جمیل گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49425 میں عمادالدین ملک

ولد ملک نصیب الدین قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/DKR10000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR2000 ماہوار بصورت گرانٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمادالدین ملک گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط بٹ ڈنمارک

مسل نمبر 49426 میں محمد عرفان رائے

ولد سلطان احمد رائے مرحوم قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/DKR22000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR4500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عرفان رائے گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد رائے گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49427 میں صباحت لبنیٰ مرزا

بنت مسعود احمد مرزا قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-11-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور مالیتی -/DKR3000۔ 2۔ بینک بیلنس -/DKR17000۔ اس وقت مجھے مبلغ /2000 کرونر ماہوار بصورت وظیفہ تعلیمی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صباحت لبنیٰ مرزا گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط بٹ ڈنمارک

مسل نمبر 49428 میں خدیجہ سلطان

بنت قوم سلطان احمد مرحوم پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از گورنمنٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خدیجہ سلطان گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ ڈنمارک گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49429 میں داؤد احمد رائے

ولد محمد منیر رائے قوم کھرل پیشہ تجارت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان برقبہ 609 مربع میٹر واقع ڈنمارک مالیتی -/DKR2500000 اس میں میرا حصہ 45% ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR10000 ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد داؤد احمد رائے گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 محمد عرفان رائے ڈنمارک

مسل نمبر 49430 میں ہمایوں لطیف بٹ

ولد عبدالباسط بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR7500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ہمایوں لطیف بٹ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ والد موصی گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49431 میں عطاء القادر

ولد چوہدری عبدالقادر مرحوم قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-6-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR8200 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء القادر گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ڈنمارک

مسل نمبر 49432 میں بشریٰ شاہدہ

بنت رائے داؤد احمد قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیور مالیتی -/DKR20000۔ 2۔ رہائشی فلیٹ مالیتی -/DKR700000 برقبہ 43 مربع میٹر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR5000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ شاہدہ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ ڈنمارک گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49433 میں ندرت داؤد

زوجہ رائے داؤد احمد قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات مالیتی -/DKR22000۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ بصورت -/DKR5000۔ 3۔ رہائشی مکان برقبہ 609 مربع میٹر مالیتی اڑھائی ملین ڈینش کرونر میں میرا حصہ 45%۔ 4۔ کار مالیتی -/DKR70000۔ 5۔ کار مالیتی -/DNK10000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DKR14000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ندرت داؤد گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ ڈنمارک گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49434 میں رضیہ اشرف

زوجہ محمد اشرف قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور مالیتی -/9500 کراؤن۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس -/31000 کراؤن۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 کراؤن ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضیہ اشرف گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالقدیر ڈنمارک

مسل نمبر 49435 میں سدرہ داؤد

بنت رائے داؤد احمد قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کار مالیتی -/5000 کراؤن۔ 2۔ رہائشی مکان مالیتی اڑھائی ملین ڈینش کراؤن کا 1/10 حصہ۔ 3۔ طلائی زیور 20 تولہ مالیتی -/20000 ڈینش کراؤن۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 کراؤن ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سدرہ داؤد گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ ڈنمارک گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49436 میں ندیم احمد

ولد چوہدری نصیر احمد پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع دارالنصر ربوہ مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 ڈینش کرونر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط بٹ ڈنمارک

مسل نمبر 49437 میں قدسیہ طیبہ بٹ

بنت عبدالباسط قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-11-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور مالیتی -/30000 کرونر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2200 کرونر ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ قدسیہ طیبہ بٹ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بٹ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040

مسل نمبر 49438 میں ناصر احمد

ولد مبشر احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DHR9845 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر احمد گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد محمد یٰسین گواہ شد نمبر 2 رانا ارشد محمود وصیت نمبر 30083

مسل نمبر 49439 میں ملک عبدالسمیع

ولد ملک عبدالحق قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع اسلام آباد مالیتی -/450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/725 درہم ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک عبدالسمیع گواہ شد نمبر 1 منصور احمد باجوہ وصیت نمبر 25721 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد محمد یٰسین

مسل نمبر 49440 میں طاہر محمود قریشی

ولد لطف الرحمٰن مرحوم قوم قریشی پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 25x50 واقع راولپنڈی مالیتی اندازاً -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 درہم ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر محمود قریشی گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود وصیت نمبر 30083 گواہ شد نمبر 2 جہانزیب احمد وصیت نمبر 27217

مسل نمبر 49441 میں منصور احمد شیراز

ولد رشید احمد قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ ایک عدد واقع اسلام آباد مالیتی -/1540000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 درہم ماہوار بصورت کمیشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد شیراز گواہ شد نمبر 1 جہانزیب احمد وصیت نمبر 27217 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد محمد یٰسین

مسل نمبر 49442 میں محمد وسیم نائیک

ولد محمد سلیم نائیک قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5300 درہم ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد وسیم نائیک گواہ شد نمبر 1 سعید احمد وصیت نمبر 26996 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد محمد یٰسین

مسل نمبر 49443 میں نگہت مقصود

زوجہ مقصود احمد قوم ہنجراء پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی 9 تولے مالیتی -/81000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/50 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نگہت مقصود گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد محمد یٰسین گواہ شد نمبر 2 رانا ارشد محمود وصیت نمبر 30083

مسل نمبر 49444 میں تحسین مجید

ولد عبدالمجید مرحوم پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ واقع اسلام آباد مالیتی -/3000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 درہم ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تحسین مجید گواہ شد نمبر 1 جہانزیب احمد وصیت نمبر 27217 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد محمد یٰسین

مسل نمبر 49445 میں شہزاد احمد ڈار

ولد محمد اسحاق ڈار قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہزاد احمد ڈار گواہ شد نمبر 1 منظور احمد باجوہ وصیت نمبر 25721 گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد محمد یٰسین

مسل نمبر 49446 میں مقصود احمد

ولد سجاول حسین قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت 1996ء ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 درہم ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد گواہ شد نمبر 1 منصور احمد باجوہ وصیت نمبر 25721 گواہ شد نمبر 2 جہانزیب احمد وصیت نمبر 27217

مسل نمبر 49447 میں محمد عنایت

ولد محمد ابراہیم قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ اڑھائی مرلہ واقع حافظ آباد پاکستان مالیتی اندازاً -/65000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 درہم ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عنایت گواہ شد نمبر 1 جہانزیب احمد وصیت نمبر 27217 گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 26996

مسل نمبر 49448 میں محمد قاسم ارشاد

ولد ارشاد احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-11-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد قاسم ارشاد گواہ شد نمبر 1 جہانزیب احمد وصیت نمبر 27217 گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 26996

مسل نمبر 49449 میں محمد زاہد قریشی

ولد قریشی محمد صادق قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس لاہور مالیتی -/8000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 درہم ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زاہد قریشی گواہ شد نمبر 1 منصور احمد باجوہ وصیت نمبر 25721 گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد محمد یٰسین

مسل نمبر 49450 میں اعجاز احمد خان

ولد محمد اعظم خاں مرحوم قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 1066 گز واقع کراچی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 درہم ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعجاز احمد خاں گواہ شد نمبر 1 تاثیر احمد ولد فتح محمد گواہ شد نمبر 2 سرفراز احمد ولد محمد

اعظم خاں

مسل نمبر 49451 میں حامد نواز

ولد چوہدری تجمل حسین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2300 درھم ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حامد نواز گواہ شد نمبر 1 عادل اعجاز ولد اعجاز احمد گواہ شد نمبر 2 احسن رضا ولد مبارک احمد

مسل نمبر 49452 میں Nadeem.K.A

ولد M.Abdul Kareem

قوم Malabari پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 درھم ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Nadeem K.A گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد ولد عبدالکریم گواہ شد نمبر 2 شبیر احمد

مسل نمبر 49453 میں نیر احمد

ولد محمد رفیق احمد پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 درھم ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نیر احمد گواہ شد نمبر 1 Nadeem .K.A گواہ شد نمبر 2 ایم ملک

مسل نمبر 49454 میں شبیر احمد

ولد M.Malik پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2750 روپے ماہوار بصورت درھم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شبیر احمد گواہ شد نمبر 1 Nadeem.K.A گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد

مسل نمبر 49455 میں چوہدری محمد اقبال

ولد چوہدری محمد سلیمان قوم مانگٹ پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی اندازاً -/800000 روپے۔ 2۔ پلاٹ تقریباً ایک کنال واقع احمد نگر ربوہ مالیتی اندازاً -/200000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس -/500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 190 دینار ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد اقبال گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین خاں گواہ شد نمبر 2 رانا مبارک احمد

مسل نمبر 49456 میں فرمیدہ بیگم

زوجہ اختر حسین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ڈیفنس سرٹیفکیٹ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 12 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 دینار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرمیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین گواہ شد نمبر 2 میاں نیاز احمد ولد میاں ظہور احمد

مسل نمبر 49457 میں اختر حسین

ولد محمد صدیق قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم -/950 دینار۔ 2۔ ڈیفنس سرٹیفکیٹ مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 دینار ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اختر حسین گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین خان گواہ شد نمبر 2 میاں نیاز احمد ولد میاں ظہور احمد

مسل نمبر 49458 میں چوہدری نعیم احمد

ولد چوہدری برکت علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم -/3000 دینار۔ 2۔ نقد رقم -/200000 پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/345 دینار ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری نعیم احمد گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین خان گواہ شد نمبر 2 میاں نیاز احمد ولد میاں ظہور

مسل نمبر 49459 میں اعجاز احمد

ولد غلام احمد پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 دینار ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعجاز احمد گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین ولد ملک ظہور الدین خان گواہ شد نمبر 2 رانا مبارک احمد خان ولد رانا عبداللطیف خان

مسل نمبر 49460 میں چوہدری منظور احمد

ولد چوہدری عبدالمجید قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ذاتی مکان برقبہ 6 مرلہ مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 دینار ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری منظور احمد گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین خان گواہ شد نمبر 2 رانا مبارک احمد خان ولد رانا عبداللطیف خاں

مسل نمبر 49461 میں منصورہ بیگم چوہدری

زوجہ چوہدری نعیم احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/20000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 200 گرام مالیتی -/900 دینار۔ 3۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 دینار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ بیگم چوہدری گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر الدین خان گواہ شد نمبر 2 چوہدری نعیم احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 49462 میں عائشہ صدیقہ

زوجہ بشارت نوید قوم بسراء پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بورکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور اندازاً مالیتی -/65000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20000FCF ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ صدیقہ گواہ شد نمبر 1 بشارت نوید خاوند موصیہ وصیت نمبر 29858 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49463 میں

Ibrahim Obeng Mensah

S/O (Late) Yusuf Tibuah Mensah

پیشہ مشنری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زیمبیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/425000 زیمبین کرنسی ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ibrahim Obeng Mensah گواہ شد نمبر 1 Ismail Zolo زیمبیا گواہ شد نمبر 2 Euas Banda زیمبیا

مسل نمبر 49464 میں Fayaz King

S/O Rueben Charles King

عمر 39 سال بیعت 1997ء ساکن زمبابوے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/90000 یو ایس ڈالر۔ 2۔ موٹر کار مالیتی -/35000 یو ایس ڈالر۔ 3۔ Movcable Assets مالیتی -/35000 یو ایس ڈالر۔ 4۔ Busincss Equnt مالیتی -/180000 یو ایس ڈالر۔ 5۔ Other Misc مالیتی -/35000 یو ایس ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1430$ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Fayaz King گواہ شد نمبر 1 خواجہ مظفر احمد وصیت نمبر 25495 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر طاہر احمد وصیت نمبر 27966

مسل نمبر 49465 میں Abdalah

S/O Abasi Machmbe

پیشہ Daiyan ilalla عمر 28 سال بیعت پید 2001ء ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-9-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20000 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdallah گواہ شد نمبر 1 Ramzan Fmadheni گواہ شد نمبر 2 ریاض

احمدؤ وگر تنزانیہ

مسل نمبر 49466 میں Maliki

S/O Rajabu Sandatis

پیشہ کارکن عمر 27 سال بیعت 1995ء ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-9-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/49000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Maliki گواہ شد نمبر 1 Ramzan F.Madhei تنزانیہ گواہ شد نمبر 2 Ahmad Daud تنزانیہ

مسل نمبر 49467 میں Hassan

S/O Athmani Mrope

پیشہ کارکن عمر 56 سال بیعت 1969ء ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-9-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/119000 تنزانیہ کرنسی ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Hassan گواہ شد نمبر 1 محمد افضل بھٹی وصیت نمبر 28533 گواہ شد نمبر 2 Ramzan F.Madheni

مسل نمبر 49468 میں Khayrat

S/O Shahudeen

پیشہ طالب علم / ملازمت عمر 29 سال بیعت 1991ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000.00 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Khayrat گواہ شد نمبر 1 مولوی عبدالرشید نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49469 میں Misbahudeen

S/O Ade Wale

پیشہ مشنری عمر 32 سال بیعت 1982ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Misbahudeen گواہ شد نمبر 1 مولوی عبدالرشید نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49470 میں

Tirmiziy S/O VSamoh

پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت 1986ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Tirmiziy گواہ شد نمبر 1 Muhammad Hashim Uthman گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49471 میں

Solih Okutimirin.K

S/O Asmowly

پیشہ مشنری عمر 33 سال بیعت 1994ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9804.38 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Solih Okutimirin.K گواہ شد نمبر 1 مولوی عبدالرشید گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49472 میں Abdur Rasheed

S/O Idown

پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت 1999ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdur Rasheed گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49473 میں

Mummad Jamiu

S/O Bankola Shittu

پیشہ مشنری عمر 43 سال بیعت 1981ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12757.76 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mummad Jamiu گواہ شد نمبر 1 Muhammad Solih نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 Abdu Ssoburomoyemi نائیجیریا

مسل نمبر 49474 میں

Ishaq Akinjid S/O Amen

پیشہ مشنری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Isaq Akinjid گواہ شد نمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شد نمبر 2 Ali Isola Yusuf

مسل نمبر 49475 میں

Abd Ysso Bur Omoycmi

S/O Nurain Alani Kalade

پیشہ مشنری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7336.88 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdyssobur Omoyemi گواہ شد نمبر 1 Mr Jimoh نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 Bashiruddin نائیجیریا

مسل نمبر 49476 میں

Ustaz Zakariyau S/O Baba Iala

پیشہ معلم عمر 54 سال بیعت 1982ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ustaz Zakcriyau Yau گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49477 میں

Ídris Fajhina S/O Fashina

قوم Yoruba پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10729 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Idris Fashina گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49478 میں

Waliyullah S/O Adams

پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت 1994ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Waliyullah گواہ شد نمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شد نمبر 2 Ali Isola Yusuf

مسل نمبر 49479 میں

Muhammad Tajudeein.O

S/O Amode

پیشہ تدریس عمر 28 سال بیعت 1993ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muhammad Tajudeen.O گواہ شد نمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شد نمبر 2 Ali Isola Yusuf

مسل نمبر 49480 میں

Quazeem S/O Ajuwon

پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Quazeem گواہ شد نمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شد نمبر 2 Ali Isola Yusuf

مسل نمبر 49481 میں

Abdul Hakeem Adedji

S/O Taiwo

پیشہ مشنری عمر 23 سال بیعت 1994ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6759.33 نائیجیرین کرنسیماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Hakeem

Adedji نائیجیریا گواہ شدنمبر Mohammd Solih 1 نائیجیریا گواہ شدنمبر Fasasi 2 نائیجیریا

مسل نمبر 49482 میں

Idris S/O Bisiryu

پیشہ مشنری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7048.13 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Idris گواہ شدنمبر 1 Abdul Lateef Adeola نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 Mohd Solih نائیجیریا

مسل نمبر 49483 میں

Haroon Idowu

S/O Yunus Idowu

پیشہ مشنری بیعت 1993ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9804.38 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Haroon Idowu گواہ شدنمبر 1 Abdul Lateef Adeola نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 Muhammad Solih نائیجیریا

مسل نمبر 49484 میں

Bisiriyo-o S/O Tomori

پیشہ الیکٹرک انجینئر عمر 65 سال بیعت 1965ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع نائیجیریا مالیتی -/1000000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 نائیجیرین کرنسی ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Bisiriyu.O گواہ شدنمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49485 میں

Taslim S/O Oniyide

پیشہ Technologist عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1979ء بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Taslim گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49486 میں

Muhammad Gazal Ayinde

S/O Balogun

پیشہ پرنٹنگ عمر 60 سال بیعت 1975ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muhammad Gazal گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49487 میں

Abdur Rahman.A S/O Bakare

پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت 1985ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdur Rahman.A گواہ شدنمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شدنمبر 2 Ali Isola Yusuf

مسل نمبر 49488 میں

Mikail Babatundi

S/O Mojeed Odu Koya

پیشہ ٹریڈنگ عمر 53 سال بیعت 1971ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان مالیتی -/700000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mikail Babatundi گواہ شدنمبر 1 Salaam Sakirudeen نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 Musulumia نائیجیریا

مسل نمبر 49489 میں

Sulaimon S/O Ajani

پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت 1993ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Sulaimon گواہ شدنمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شدنمبر 2 Ali Isola Yusuf

مسل نمبر 49490 میں

Muslihuddin S/O Tiamiyy

پیشہ مشنری عمر 35 سال بیعت 1994ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ...... ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muslihuddin گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49491 میں

Bro Isiak.O.Parakoy

S/O Alhaqi B.O. Parkoy

پیشہ انجینئرنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Isiak.O.Parakoy گواہ شدنمبر 1 Mohammad Hashim uthman گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49492 میں

Abdul Qadir S/O Shittu

پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Qadir گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49493 میں

Suliamon Oluwa Seyi S/O Adams

پیشہ تدریس عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Suliamon Oluwa Seyi گواہ شدنمبر 1 حافظ مصلح الدین نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 Mohammad Hashim Uthman نائیجیریا

مسل نمبر 49494 میں

Nurullah W/O Dr.M.A.Fashola

پیشہ تدریس عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Nurullah گواہ شدنمبر 1 مولوی عبدالرشید نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49495 میں

Mosodiq S/O Abdul Azeez

پیشہ پنشنر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mosodiq گواہ شدنمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49496 میں

Mohammad Bashirudin

S/O Muhammad Ghazal

پیشہ تجارت عمر 47 سال بیعت 1984ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mohammad Bashirudin گواہ شدنمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49497 میں

Abdus Salam.F S/O Ogundd Kun

پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdus.Salam.F

گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49498 میں

Saheed S/O Timehin

پیشہ تدریس عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Saheed گواہ شد نمبر 1 Abdul Fata نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 Muhammad Qasim نائیجیریا

مسل نمبر 49499 میں

Muhyiddeen Oluwatosin

S/O J.A.Dikko

پیشہ مشنری عمر 22 سال بیعت 1999ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6030 نائیجرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muhyiddeen Oluwatosin گواہ شد نمبر 1 Abdul Lateef نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 Muhammad Solih نائیجیریا

مسل نمبر 49500 میں

Abdul Lateef Adeola

S/O Alfa Hasim Ilri

پیشہ مشنری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/26276.25 نائیجرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Lateef Adeola گواہ شد نمبر 1 Mohammad Solih نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 Fasasi نائیجیریا

مسل نمبر 49501 میں

Quadiri s/o Yisa

پیشہ Transport عمر 51 سال بیعت 1977ء ساکن نائجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Quadiri گواہ شد نمبر 1 Dr Abdul Majeed s/o Hassan نائجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائجیریا

مسل نمبر 49502 میں

Maruf Hussein Adetunji

S/O Akinwale

پیشہ فارمنگ عمر 67 سال بیعت 1967 ساکن نائجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 نائجیرین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Maruf Hussein Adetunji گواہ شد نمبر 1 ALi Isola Yusuf نائجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائجیریا

مسل نمبر 49503 میں

Aliu Abudu Kenyiti Adam

S/O Chief Abudu Adam

پیشہ مشنری عمر 27 سال بیعت 1990 ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/513216 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Aliu Abudu Kenyiti Adam گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob غانا

مسل نمبر 49405 میں

Bashirudeen Idrees S/O Idrees

پیشہ مشنری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/58300 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Bashirudeen Idrees گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق غانا

مسل نمبر 49505 میں

Muhammad K. Donkoh

s/o Yacoobyaw Donkoh

پیشہ مشنری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/953568 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muhammad K Donkoh گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49506 میں

Abdul Malik Annan

s/o Mohammad K Annans

پیشہ مشنری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/681120 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Malik Annan گواہ شد نمبر 1 Moulvi Mohammad bin Salih غانا گواہ شد نمبر 2 Maulvi Talib Yacoob غانا

مسل نمبر 49507 میں

Al Hassan Ahmad

s/o Kobina Adam

پیشہ مشنری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/513216 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Al Hassan Ahmad گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49508 میں

Adam Bin Abdur Rahman

s/o Abdur Rahman

پیشہ مشنری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/779328 غانین کرنسی ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Adam Bin Abdur Rahman گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح گواہ شد نمبر 2 طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49509 میں

Lutuf Rahman s/o Ozakotah

پیشہ مشنری عمر 37 سال بیعت 1986 ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1774080 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Lutufur Rahman گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49510 میں

Asmu s/o Abdul Moomin

پیشہ Pitty Trader عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320000 غانین کرنسی ماہوار بصورت Pitty Trader مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Asmu گواہ شد نمبر 1 لطف الرحمان غانا گواہ شد نمبر 2 آدم بن عبدالرحمان غانا

مسل نمبر 49511 میں

Hajauwesa Zackriya

w/o Mahmud Khalid

پیشہ بزنس عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان تین بیڈ روم مالیتی -/4000000 غانین 2۔ مکان 15 کمرے مالیتی -/120000000 غانین 3۔ پلاٹ ستر مربع گز مالیتی -/3000000 غانین 4۔ دو موٹر بائیک مالیتی -/14000000 غانین۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000000 غانین کرنسی ماہوار بصورت بزنس اور مندرجہ بالا جائیداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Hajauwesa Zackariya گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 عمر یعقوب یحیٰ غانا

مسل نمبر 49512 میں

Abdus Salaam Boateng

s/o Abdullah Nasir Boateng

پیشہ مشنری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/316800 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdus Salaam Boateng گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49513 میں مبارک احمد آدم

ولد آدم عبدالمومن پیشہ مشنری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15205 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد آدم گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49514 میں الحاج سعید آدم ولد آدم

پیشہ فارمر عمر 77 سال بیعت 1934 ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گائے دس عدد مالیتی -/9600000 غانین 2۔ فارم برقبہ دس ایکڑ مالیتی -/5000000 غانین اس وقت مجھے مبلغ -/200000 غانین ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد الحاج سعید آدم گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق یحییٰ غانا

مسل نمبر 49515 میں

Aminata Sufyan w/o Sufyan

پیشہ ٹیچر عمر 42 سال بیعت 1968 ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Aminata Sufyan گواہ شد نمبر 1 مولوی عمر فاروق یحییٰ غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی محمد بن صالح غانا

مسل نمبر 49516 میں

Ishaque Ahmad Obeng

s/o Kofi Tawain

پیشہ مشنری عمر 45 سال بیعت 1984 ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ فارم ایک ایکڑ مالیتی 5 ملین غانین اس وقت مجھے مبلغ -/1009008 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ishaque Ahmad Obeng گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 طالب یعقوب غانا

مسل نمبر 49517 میں

Alhaj Salihu Mumin

s/o Mallam Mumin

پیشہ مشنری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گائے 28 عدد مالیتی -/21900000 غانین 2۔ دو عدد پلاٹ برقبہ سو مربع فٹ مالیتی -/20000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/818000 غانین کرنسی ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Alhaj Salihu Mumin گواہ شد نمبر 1 اسماعیل بن ابراہیم غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق غانا

مسل نمبر 49518 میں

Ahmad Alhasan s/o Alhasan

پیشہ مشنری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/835000 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ahmad Alhasan گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق یحییٰ غانا

مسل نمبر 49519 میں معلم عبداللہ قاسم

ولد معلم قاسم پیشہ معلم عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد معلم عبداللہ قاسم گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق یحییٰ غانا

مسل نمبر 49520 میں محمود خالد

ولد امام خالد سلیم پیشہ تدریس عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 5 بیڈ روم اس وقت مجھے مبلغ -/1900000 غانین کرنسی ماہوار بصورت تدریس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود خالد گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق یحییٰ غانا

مسل نمبر 49521 میں اسماعیل ابراہیم

ولد ابراہیم پیشہ مشنری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/801000 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اسماعیل ابراہیم گواہ شد نمبر 1 مولوی محمد بن صالح غانا گواہ شد نمبر 2 مولوی عمر فاروق یحییٰ غانا

مسل نمبر 49522 میں

Abdul Wasin S/O Abdul Kr eem

پیشہ تدریس عمر 57 سال بیعت 1988ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Wasin گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49523 میں

Monsurat Apeke w/o Idrees

پیشہ تدریس عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/100000 نائیجیرین اس وقت مجھے مبلغ -/18000 نائیجیرین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Monsurat Apeke گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49524 میں

Haolat w/o Sanusi

پیشہ Trader عمر 67 سال بیعت 1987ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 نائیجیرین ماہوار بصورت Trader مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Haloat گواہ شد نمبر 1 Mohammad Hashim Uthman گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49525 میں

Sikrat w/o Dhirrulah

پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت 1988ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Sikrat گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شد نمبر 2 Mohammad Hashim Uthman

مسل نمبر 49526 میں

Faosiyyah w/o Ibrahim

پیشہ تدریس عمر 35 سال بیعت 1988ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12300 نائیجیرین ماہوار بصورت تدریس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Faosiyyah گواہ شد نمبر 1 Mohammad Hashim Uthman نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49527 میں

Zanib w/o Gusua

پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ZAnib گواہ شد نمبر 1 Mohammad Hashim Uthman گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49528 میں

Shafiat Ayinkep w/o Para Koyi

پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت 1955 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 نائیجیرین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Shafiat Ayinkep گواہ شد نمبر 1 حافظ مصلح الدین گواہ شد نمبر 2 Mohammad Hashim Uthman

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ملازمت کے مواقع

حکومت پاکستان فنانس ڈویژن ڈی سنٹرلائزیشن سپورٹ پروگرام کے نیشنل پروگرام سپورٹ آفس میں آفس سیکرٹری، آفس بوائے، اکاؤنٹس اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، ریکارڈ کیپر، کمپیوٹر آپریٹر، ٹیلی فون آپریٹر سیکیورٹی گارڈ اور ڈرائیور کی آسامیاں خالی ہیں۔ تعلیمی معیار انٹر اور گریجویٹ ہے آفس بوائے سیکیورٹی گارڈ اور ڈرائیور حضرات کیلئے تعلیمی معیار میٹرک ہے۔ سادہ کاغذ پر درخواست بنام ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن ڈی سنٹرلائزیشن سپورٹ پروگرام، این پی ایس آر فرسٹ فلور فیڈرل بینک فار کوآپریٹیوز بلڈنگ، G-5/2 اسلام آباد کے نام ارسال کریں۔ مزید تفصیل کیلئے 24 جولائی 2005ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب سینٹر فار ساؤتھ ایشین سٹڈیز نے ایم فل (دوسالہ پروگرام) اور پی ایچ ڈی (دو سے پانچ سال) کے پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے اس میں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔اگست 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 24 جولائی 2005ء ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے بیچلر ان کمپیوٹر سائنس ((BS (CS)) میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 3۔اگست 2005ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ مورخہ 6۔اگست کو کالج میں ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 24 جولائی 2005ء ملاحظہ کریں۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے دو سمیسٹرز پر مشتمل ایم۔ایڈ پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 16۔اگست 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے فون نمبر 061-9210076 پر رابطہ کریں۔

کنیئرڈ کالج فار ویمن لاہور نے انوائرمینٹل سائنسز میں بیچلر پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔اگست 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے فون نمبر 042-9203781 سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

غلام اسحٰق خان انسٹیٹیوٹ برائے انجینئرنگ سائنسز وٹیکنالوجی نے درج ذیل فیلڈز میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ (ii) الیکٹرانک انجینئرنگ (iii) انجینئرنگ سائنسز (iv) میکینیکل انجینئرنگ (v) میٹالرجی اینڈ میٹریلز انجینئرنگ۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔اگست 2005ء ہے جبکہ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 15۔اگست 2005ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 24 جولائی 2005ء ملاحظہ کریں۔

پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ، مری ہلز نے جماعت ہشتم میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم مورخہ 30 جولائی 2005ء سے دستیاب ہونگے اور درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 24 جولائی 2005ء ملاحظہ کریں۔

مہران یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ جامشورو نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) پی ایچ ڈی (ii) ایم فل (iii) ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔اگست 2005ء ہے۔ داخلہ فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ (www.muet.edu.pk) سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 24 جولائی 2005ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے لئے

نرسنگ اپرنٹس شپ کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال میں زیرتعمیر ''طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ'' تیزی سے اپنی تکمیل کی طرف گامزن ہے۔ یہ ادارہ بین الاقوامی معیار کا امراض قلب کے علاج کے لئے ایک نہایت جدید مرکز ہوگا۔

اس ادارہ میں نرسنگ کی خدمت بجالانے کے لئے مخلص، محنتی اور مستعد نوجوان کارکنان کی ضرورت ہے۔ ایسے احمدی طلباء وطالبات جو خدمت کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہیں اپنی درخواستیں مورخہ 20 جولائی 2005ء تک سیکرٹری ''طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ'' کے نام ارسال کریں۔

درخواستیں صدر صاحب محلّہ/امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم ازکم تعلیمی معیار ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن یا میٹرک فرسٹ ڈویژن سائنس کے ساتھ ہو اس کے علاوہ ایسے طلباء جنہوں نے امتحان دیا ہوا ہے اور ابھی رزلٹ نہیں آیا) بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ تربیت کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد انہیں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں تعینات کردیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خدمت خلق کے کاموں میں
بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

خوشبوئے یار

ان سے اظہار مدعا کرتے
اور محبت میں انتہا کرتے

جب بھی آتا بہار کا موسم
پھر سے ملنے کی التجا کرتے

کوئی ایسا بھی آئینہ ہوتا
روح کے زخم بھی دِکھا کرتے

کاش اس کارزار ہستی میں
یوں نہ رنج و الم ہوا کرتے

زیست یوں ہی نہ رائیگاں جاتی
اپنی ہر سانس گر دعا کرتے

جس میں خوشبوئے یار بستی ہے
ہم بھی اس شہر میں رہا کرتے

عبدالصمد قریشی

درخواست دعا

مکرم ارشد احمد فاروقی صاحب (منور شوز سٹور والے) دارالیمن وسطی ربوہ کو بائیں طرف فالج ہوا تھا۔ بعد علاج کافی افاقہ ہے مگر مکمل شفا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداتعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع خانیوال، ساہیوال، اوکاڑہ کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جولائی 2005ء

طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:20

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

پرانے امراض کے معالجین کیلئے مختلف شہروں میں
تربیتی ورکشاپس
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد بانی ہولز ہومیوپیتھی
علوم شرقی ربوہ: 047-6212694☎

Career Opportunity for Graduates

Position :Operations & Credit Associate
Education : Accounting & Textiles
Location : Karachi
Degree : Masters

We seek intelligent graduates with an interest in the textile field for our textile trading company. Candidates will handle all operations such as preparation of accounts and export documentation, Shipment tracking and monitoring of quality documents and procedures. Excellent written English and accounting skills with a textile background are a plus.

Send resume with covering letter to:
Manager HR, First Global Sourcing, 19 Dock yard Road, West Wharf, Karachi

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

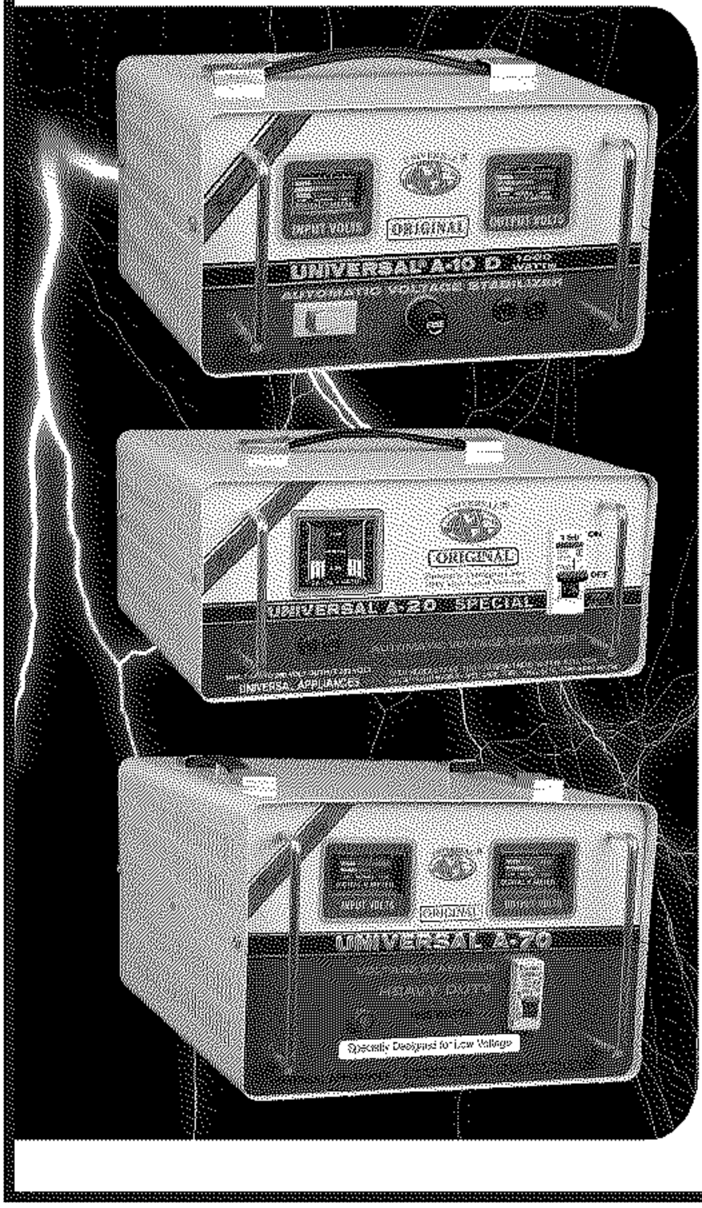

Digital Technology
UNIVERSAL
Voltage Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES
T.M REGD No. 77396 113314 DESIGN REGD No 6439, 6313, 6686
COPYRIGHT REGD No. 4851, 4933, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987